حافظ لدھیانوی کی نعت کا موضوعاتی مطالعہ

محبوب احمد
پی ایچ ڈی سکالر، شعبہ اُردو، ہزارہ یونیورسٹی مانسہرہ
ڈاکٹر نذر عابد
صدر شعبہ اُردو، ہزارہ یونیورسٹی مانسہرہ

ABSTRACT:
Hafiz Ludhianvi is primarily a ghazal poet. Therefore, the color of ghazal is seen in his Naat. After the ghazal, he devoted his life to the Naat of the Prophet as he was associated with the ghazal for a long time, so he had perfect access to words. The same access to words is also seen in his Naat. His Naat shows the immense intensity of emotion. In Naat-e-Maqbool, he explained all kinds of topics in terms of the attributes of the Prophet. There is a deep sense of emotion and devotion in their subjects. Whatever they did, Whatever subject he mentioned, he described it perfectly. In describing the topics, they do not use the traditional style, but they describe each topic in an innovative way. His words are a beautiful reflection of the heights of thought and art. Which represents the heart of every Muslim. Hafiz Ludhianvi's Naat will continue to spread light throughout the world, which has a great status in Urdu Naat.

کلیدی الفاظ: اُردو نعت، نعتیہ کلام، اوصافِ نبی ﷺ، جذبات و عقیدت، روایتی اسلوب، ضو فشانی، عظیم المرتبت۔

نبی کریم ﷺ کی ذاتِ مبارکہ ہر زمانے کے لوگوں کے لیے ہدایت اور کامیابی کا راستہ ہے اللہ تعالیٰ نے مخلوقات میں سے آپ ﷺ کو اپنا محبوب بنا کر ہر کسی پر اولیت دے کر آپ ﷺ کی ہستی کو ارفع و اعلیٰ کر دیا۔ آپ ﷺ سے سچی محبت ایمان کا حاصل ہے۔ آپ ﷺ کی اولیت کا انداز اس سے بڑھ کر کیا ہو سکتا ہے کہ محبتِ رسول ﷺ کے بغیر ایمان نامکمل رہتا ہے

جس طرح قرآن مجید ایک زندہ جاوید معجزہ ہے اسی طرح آپ ﷺ کی ذاتِ مبارکہ بھی سیرت و کردار کی وجہ سے ہمیشہ زندہ و جاوید رہے گی۔ نبی کریم ﷺ کے اوصاف کو ہر نعت گو شاعر نے اپنی ہمت و استعداد کے مطابق اپنے کلام کا حصہ بنایا اور یہ کسی کے بس کی بات نہیں کہ آپ ﷺ کے اوصاف کو کماحقہ بیان کر سکیں۔ نعت گو شعرا میں ایک بڑا نام حافظ لدھیانوی کا ہے جس کا قلم شمائل نبی ﷺ کے بیان میں ہمیشہ رواں دواں رہتا ہے اور اُن کے الفاظ میں جذبوں کی صداقت نمایاں طور پر نظر آتی ہے۔ اُن کے کلام میں یہاں لفظوں میں جذبات کی صداقت کا واضح عنصر ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ اُن کے کلام میں موضوعاتِ نبی ﷺ کی بھی بڑی وسعت دکھائی دیتی ہے۔ وہ نعت میں نبی کریم ﷺ کے اوصاف کے ساتھ آلِ نبی ﷺ اور صحابہ کرام کے تذکرہ کو بھی اپنے لیے ہدایت تصور کرتے ہیں الغرض اُن کے کلام میں موضوعاتِ نبی ﷺ کی وسعت دیکھنے کو ملتی ہے جس سے قیامت تک آنے والے لوگ ہدایت پائیں گے۔ حافظ لدھیانوی نے نعت میں جن موضوعات کو بیان کیا اُن میں سے کچھ پر ہم روشنی ڈالیں گے۔

قرآن سے اکتساب:

اوصافِ نبی ﷺ کا بنیادی ماخذ قرآن پاک ہی ہے قرآن پاک آپ ﷺ کی زندگی کی عملی تفسیر ہے۔ قرآن پاک اور قرآن پاک جو اسلامی تعلیمات کا روشن مینارہ ہے وہ مدحتِ نبی ﷺ کا بھی ایک خوبصورت نمونہ ہے اس میں آپ ﷺ کی تعریف و توصیف کے جابجا بیان ملتے ہیں اس ضمن میں حفیظ تائب لکھتے ہیں کہ:

> ”نعت پر قرآن پاک کے اثرات بڑے نمایاں ہیں اور سچ تو یہ ہے کہ نعت کا سب سے بڑا ماخذ ہی قرآن مجید ہے۔ نعت کے بیشتر اصطلاحات اور موضوعات اسی کتاب سے لیے گئے ہیں۔“(۱)

حافظ لدھیانوی کی شاعری کا بنیادی ماخذ بھی قرآن پاک ہے وہ نعت نبی ﷺ کے بیان میں قرآنِ پاک سے بھرپور استفادہ کرتے نظر آتے ہیں اور موضوعات نبی ﷺ کا چناؤ بڑی خوبصورتی سے کرتے ہیں۔ حافظ لدھیانوی قرآن پاک سے جو بھی موضوع لیتے ہیں اُن کا بیان بڑی ہنرمندی سے کرتے ہیں وہ الفاظ کا چناؤ آپ ﷺ کی شایانِ شان کرتے ہیں۔ لفظوں کا چناؤ اور موضوعات کا انتخاب اُن کے کلام کا اہم خاصہ ہے جس سے قاری کو وہ فوراً اپنی جانب مبذول کروا لیتے ہیں۔ شاعر کے لیے ضروری ہے کہ وہ اپنی زندگی کو اسلامی نظریات اور اصولوں کو سامنے رکھ

کر شرعی احکامات کے تابع ہو کر بسر کرے۔ اُن کا یہی قول و فعل قاری و سامع کو متاثر کرتا ہے حافظ کی شاعری میں یہ عنصر واضح دکھائی دیتا ہے۔ اور وہ لکھتے ہیں کہ:

گفتار تری آیۂ قرآن کی ہے تفسیر
صدقے میں ترے ہم کو ملی دولت ایماں (۲)

قرآن پاک میں مزید ہے:

"آج میں نے تمہارے لیے تمہارا دین مکمل کر دیا ہے اور اپنی نعمت مکمل کر دی ہے اور تمہارے لیے دین اسلام کو پسند کیا ہے۔"(۳)

حافظ لدھیانوی کے کلام میں یہ عکس بھی واضح ملتا ہے اور وہ لکھتے ہیں:

ہر قول جس کا آیۂ اُمّ الکتاب ہے
تا حشر جس پہ ختم نبوت کا باب ہے (۴)

الغرض آپ کا پورا کلام قرآن پاک کے تابع ہے اور آپ نے عظمتِ رسول ﷺ کے بیان میں قرآن پاک سے بھرپور استفادہ کیا کیونکہ قرآن ہی مدحتِ رسول ﷺ کا بنیادی ماخذ ہے۔

حدیث سے اکتساب:

حافظ لدھیانوی قرآن پاک کے ساتھ ساتھ حدیثِ نبی ﷺ سے بھی بھرپور استفادہ کرتے ہیں۔ احادیث میں بھی عظمتِ رسول کو بار بار بیان کیا گیا اور آپ ﷺ کے عادات و خصائل، سیرت اور اخلاق حسنہ کے متعلق رہنمائی ملتی ہے۔ اس لیے حافظ لدھیانوی کے کلام میں حدیث سے استفادہ کا بھی نمایاں عکس ملتا ہے۔ وہ لکھتے ہیں:

ہو نورِ احادیث مری مدح و ثنا میں
ہو سب سے جدا رنگِ عبادت مرے آقا (۵)

ان اشعار میں آپ ﷺ کی اطاعت اور آپ ﷺ کی ذاتِ مبارکہ کی بدولت دنیا و آخرت میں سرفرازی کا رنگ نظر آتا ہے اور اس کے بغیر ہمارا ایمان نامکمل ہے کیونکہ آپ ﷺ کی ہستی مبارک نہ صرف دنیا بلکہ آخرت میں بھی شفاعت و کامیابی کا باعث بنے گی۔ حافظ لدھیانوی

کے کلام میں احادیث کا بھی جابجا حوالہ نظر آتا ہے اور وہ عظمتِ رسول ﷺ کے بیان میں احادیث سے روشنی پاتے ہیں اور اپنے کلام میں بیان کرتے ہیں۔

ختم نبوت:

حافظ لدھیانوی کے اکثر موضوعات اسلامی عقائد پر مشتمل ہیں۔ عقیدہ ختم نبوت بھی اُن کی شاعری کا ایک اہم موضوع ہے کیونکہ اس کے بغیر ایمان نامکمل ہے۔ حافظ نے اس موضوع کی پاسداری میں بھی بڑی ہنر مندی اور عمیق نظری کا مظاہرہ کیا ہے۔ اللہ رب العزت کو آپ ﷺ سے اس قدر محبت ہے کہ آپ ﷺ کی آمد کے بعد نبوت کا دروازہ بند کر دیا اور فرمایا:

> ''محمد ﷺ مردوں میں سے کسی کے باپ نہیں ہاں اللہ تعالیٰ کے رسول اور خاتم النبیین ہیں۔''(۶)

اس آیت سے واضح پتہ چلتا ہے کہ آپ ﷺ کے بعد کوئی بھی نبی نہیں آئے گا۔ حافظ لدھیانوی اپنے اس عقیدے کو بھی نعت میں بھرپور انداز میں بیان کرتے ہیں۔ اور لکھتے ہیں:

خاتم ہے رسولوں میں تری ذاتِ گرامی
تابندہ ترے نور سے ہے دین کا ایوان(۷)

اس ضمن میں علامہ شہباز حسین چشتی لکھتے ہیں:

> ''عقیدہ ختم نبوت اسلام کے بنیادی عقائد میں سے ہے۔ قرآن حکیم اور احادیث مبارکہ میں صراحتاً بیان کیا گیا ہے اور اس پر تمام اصحابِ رسول ﷺ اور جمیع امت کا اجماع اور اتفاق ہے۔''(۸)

حافظ لدھیانوی کے کلام میں بھی اکثر عقیدہ ختم نبوت پر اشعار ملتے ہیں جو کہ اُن کی شاعری کا خاصہ ہیں۔

استغاثہ واستمداد:

استغاثہ واستمداد کا مطلب مدد مانگنے کا ہے۔ ہر شاعر نے اپنے کلام میں استغاثہ واستمداد کو بیان کیا ہے۔ اور اس کی روایت کافی پختہ ہے۔ مسلمان اپنے غموں سے نجات کے لیے آپ ﷺ کے وسیلہ سے مانگتے نظر آتے ہیں۔ حافظ لدھیانوی بھی اپنے غموں کے مداوے کے لیے اپنی عرضی آپ ﷺ کے سامنے پیش کرتے نظر آتے ہیں۔ وہ انفرادی مدد کے طلب گار نہیں بلکہ اُن کی شاعری میں پوری امتِ مسلمہ کی مدد کے لیے آپ ﷺ سے التجا نظر آتی ہے اور وہ لکھتے ہیں:

میں کہ مجبور ہوں، میں کہ ہوں بے نوا، مجھ پہ بھی ہو
کرم، مجھ پہ بھی ہو عطا
جیسے بوصیریؒ نعت گو ہر حضور آپ نے ڈال دی تھی
مبار کردا(۹)

کفار کے نرغے میں ہیں اسلام کے داعی
امتپہ ہو اک چشم عنایت مرے آقا(۱۰)

ان اشعار سے پتہ چلتا ہے ایک طرف تو وہ اپنے غموں سے نجات چاہتے ہیں لیکن دوسری طرف وہ عالم اسلام کے لیے بھی پریشان اور فکر مند ہیں اور وہ چاہتے ہیں کہ آقا ﷺ کی نظر کرم نہ صرف اُن پر ہو بلکہ پورے عالم اسلام کا کرب بھی ختم ہو، حافظ لدھیانوی یہ بات اچھی طرح جانتے ہیں کہ ایک وقت تھا جب مسلمان پوری دنیا پر حکومت کرتے تھے لیکن آج وہی مسلمان غم اور کرب کی کیفیت میں ہیں اور وہ اپنے کلام میں نبی کریم ﷺ کے وسیلہ کے صدقے ان بلاؤں اور بیماریوں سے شفا چاہتے ہیں۔ اُن کا دل جب بھی رنجیدہ ہوتا ہے تو وہ آپ ﷺ سے مدد کے طلب گار نظر آتے ہیں۔

آمد مصطفیٰ ﷺ:

آپ ﷺ کے ماننے والوں کی تعداد اَن گنت ہے۔ ان بے شمار ماننے والوں کے دل کا قرار آپ ﷺ کی ذات ہے۔ آپ ﷺ کی آمد سے ہر طرف خوشیاں آگئیں۔ قرآن پاک میں ارشاد ہوتا ہے:

"اے لوگو! تمہارے پروردگار کی طرف سے تمہارے پاس ایک روشن دلیل آگئی اور ہم نے تمہاری طرف اور درخشاں اُتار۔"(۱۱)

آپ ﷺ کا وجودِ اقدس اس پوری کائنات کے لیے وسیلۂ رحمت ہے۔ آپ ﷺ کی ذاتِ مبارکہ اس کائنات کے لیے خوشخبری ہے۔ آپ ﷺ کی آمد پر اس کائنات سے جہالت اور ظلم وزیادتی کے بادل چھٹ گئے۔ بھولے بھٹکوں کو آپ ﷺ کی آمد کی وجہ سے راستہ مل گیا اور ذلت میں ڈوبی ہوئی انسانیت کو سکون مل گیا۔ حافظ لدھیانوی نے آپ ﷺ کی آمدِ مبارکہ کو بھی نعت میں بیان کیا ہے اور وہ لکھتے ہیں:

جب حضور آئے روشن ہو اس جہاں
ہر نشاں مٹ گیا کفر و ظلمات کا(۱۲)

ہے احسانِ خدا بعثت نبی کی
یہامت پہ کرم کی انتہا ہے(۱۳)

اس اشعار سے پتہ چلتا ہے کہ آپ ﷺ کی آمد پر کائنات روشن و منور ہو گی اور دنیا سے جہالت و ظلمتِ ختم ہو گی اور آپ ﷺ کی آمد پوری کائنات کے لیے باعثِ رحمت ہے۔

ذکر مدینہ:

حافظ لدھیانوی کے دل میں مدینہ کی شدید خواہش تھی اور وہ چاہتے تھے کہ اُن کا اوڑھنا بچھونا مدینہ ہو، اُن کے دل میں مدینہ میں آنے کی بڑی خواہش ہے۔ انھوں نے مدینے کو ہر انداز میں اپنی نعت میں بیان کیا بلکہ اُن کو مدینہ سے بڑی محبت ہے۔ وہ مدینہ کے ذکر سے رو پڑتے تھے اور وہ جانتے تھے کہ زندگی کا نور مدینہ سے ہے اور وہ شاعری میں لکھتے ہیں:

ہے اس کی راہ کا ہر ذرّہ آفتاب صفت
نبیؐ سے جس کو ہے نسبت وہ شہر طیبہ ہے(۱۴)

مدینہ مرکز صدق و صفا ہے
دلوں کا نور روحوں کی جلا ہے(۱۵)

ہر نعت گو شاعر مدینہ کے ذکر کو اپنی شاعری میں بیان کرتا ہے۔ یہی بات حافظ لدھیانوی کی شاعری میں بھی نظر آتا ہے۔

آدابِ نعت:

یہ بہت اہم اور نازک بات ہے۔ نعت میں ادب کا دامن پکڑنا بہت زیادہ ضروری ہے۔ نعت سے وابستگی میں اگرچہ بے شمار فیوض و برکات ہیں لیکن اس کے لیے شرط ہے کہ ادب کا دامن ہاتھ سے نہ جانے دیا جائے۔ کیونکہ جس ہستی کی مدحت بیان کی جارہی ہے وہ سردار الانبیاء ہے۔ اس

لیے اُن کے لیے الفاظ کا چناؤ بھی بڑا خوبصورت ہونا لازمی ہے۔ حافظ لدھیانوی کا کلام آداب نعت کے ضمن میں اپنی مثال آپ ہے جیسا کہ اُن کے اشعار سے پتہ چلتا ہے:

حرم میں سانس بھی آہستہ لینا
یہاں پر جنبشِ لب بھی خطا ہے[۱۶]

جو سجھاتی ہے مجھے نعت کے مضمون نئے
ایسی افکار میں پاکیزہ فضا رہتی ہے[۱۷]

آرزوئے مدینہ:

حافظ لدھیانوی کا کلام آرزو مدینہ پر مبنی ہے تو یہ کہنا غلط نہ ہو گا۔ اُن کے اکثر اشعار میں آپ ﷺ کے در پر حاضری کی تمنا پائی جاتی ہے۔ وہ لکھتے ہیں:

میرے ارمانوں کی بستی مرے دل کی دھڑکن
ہے مدینہ مرے افکار کا شاداب چمن[۱۸]

ہے کون جس کو نہیں آرزو مدینے کی
ہر اک نگاہ کو ہے جستجو مدینے کی[۱۹]

ان اشعار سے پتہ چلتا ہے کہ آپ ہر وقت مدینہ میں حاضری کے لیے بے قرار رہتے اور آپ کی جستجو میں ہمیشہ مدینے کی تڑپ رہتی تھی جس کا عکس اُن کے کلام میں نظر آتا ہے۔

شفاعت مصطفیٰ:

شفاعت مصطفیٰ حافظ لدھیانوی کی شاعری کا ایک اہم موضوع ہے۔ امت مسلمہ دنیا و آخرت میں کامیابی کے لیے آپ ﷺ کی شفاعت کی طلب گار ہے۔ قرآن پاک میں ہے:

> ”اور اگر وہ اپنی جانوں پر ظلم کر لیں تو اے محبوب وہ تمہارے حضور حاضر ہوں اور پھر اللہ تعالیٰ سے معافی طلب کریں۔ اور اللہ کے رسول اُن کے لیے مغفرت طلب کریں تو اللہ تعالیٰ ضرور اُن کو معاف فرمادے گا۔“[۲۰]

قرآن پاک اور احادیث میں آپ ﷺ کی شفاعت کا اکثر ذکر ملتا ہے۔ آپ ﷺ کی عظمت کا یہ بھی ایک نمایاں پہلو ہے کہ آپ ﷺ شافع محشر ہیں۔ حافظ کے کلام میں بھی اس امر کا پتہ چلتا ہے کہ وہ آپ ﷺ کی شفاعت کے ہر وقت طلب گار نظر آتے ہیں اور یہ بات اُن کی شاعری میں دکھائی دیتی ہے:

سرمایۂ عقبیٰ ہے مری مدح سرائی
جو منصبِ مدحت ہے ، شفاعت کا ہے ساماں[۲۱]

روزِ محشر یہی بخشش کا سبب ٹھہرے گا
اپنی امت کے لیے اشک بہانا تیرا[۲۲]

تذکرہ صحابہ:

حافظ لدھیانوی کے کلام میں صحابہ کرام کا تذکرہ بھی نمایاں طور پر ملتا ہے۔ وہ آپ ﷺ کی آل اور صحابہ کرام سے بے پناہ محبت کرتے تھے۔ صحابی کی تعریف کے حوالے سے شہباز چشتی لکھتے ہیں کہ:

"جس نے رسول اللہ ﷺ کی حیات ظاہری میں جاگتے ہوئے ایمان کے ساتھ آپ ﷺ کی زیارت کی یا آپ ﷺ سے ملاقات کا شرف حاصل کیا اور ایمان پر اُس کی موت ہوئی اُس کو صحابہ کہتے ہیں۔"[۲۳]

ہر نعت گو شاعر کے ہاں تقریباً یہ موضوع ملتا ہے۔ حافظ لدھیانوی بھی اوصافِ صحابہ کے بیان میں اپنے قلم کو رواں دواں رکھتے ہیں اور لکھتے ہیں:

پھر صدقِ ابو بکر دے پھر عدلِ عمر دے
سینوں میں فروزاں ہو حیا داری عثمان[۲۴]

ہیں سب سے افضل اور پیمبر ہیں اپنے ہادی ہیں اپنے رہبر
بو بکر و فاروق عثمان و حیدر الحمد اللہ الحمد اللہ[۲۵]

وہ ان صحابہ کرام کا ذکر کر کے اپنے سینے کو منور رکھتے ہیں اور اپنی کامیابی کے خواہش مند ہیں۔

تذکرہ اہل بیت:

حافظ لدھیانوی جہاں آپ ﷺ کے تذکرے محبت اور عقیدت سے کرتے ہیں وہاں وہ اہلِ بیت سے بھی محبت کا پورا ثبوت دیتے ہیں اور آلِ بیت کی شان کو اپنے کلام میں بیان کرتے ہیں جس کا ثبوت اُن کے کلام میں ملتا ہے:

ہوں ذکر حسین سے مرے افکار مجلے
انوار مرے قلب پہ برسائے تیری یاد(۲۶)

ہے ان کے سامنے گھر فاطمہ کا
یہی بیتِ علی المرتضیٰ ہے(۲۷)

وہ آلِ بیت کا تذکرہ بڑی محبت سے کرتے ہیں۔ اس محبت کا ذکر قرآن پاک میں اللہ تعالیٰ بھی کرتے ہیں۔ قرآن پاک میں ہے:

''تم فرماؤ میں اس پر تم سے کچھ اجرت نہیں مانگتا مگر قرابت کی محبت۔''(۲۸)

القابات:

قرآن پاک میں اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب کو مختلف القابات سے یاد کیا ہے۔ جن میں آپ ﷺ کے مختلف اوصاف کا ذکر ہوا ہے۔ حافظ لدھیانوی کے کلام میں بھی یہ القابات جابجا دکھائی دیتے ہیں جس کی مثال کچھ یوں ہے:

محمد عربی جمالِ حق کی نمود
ہے نورِ قلب و نظر سید البشر کا وجود(۲۹)

تو ہے امی لقب تو ہے محبوبِ رب تو ہے مہر ہدیٰ تو ہے ماہِ عرب
سید انس و جاں مونس بے کساں، تو ہے خیر البشر تو ہے خیر الوریٰ(۳۰)

درودِ پاک:

اللہ تعالیٰ ہر کام کو کرنے سے مبرا ہے۔ لیکن ایک کام وہ کرتا ہے کہ اپنے محبوب ﷺ پر درود پاک پڑھتا ہے۔ قرآن پاک میں ہے:

"بے شک اللہ اور اُس کے فرشتے نبی کریم ﷺ پر درود بھیجتے ہیں اے ایمان والو تم بھی نبی کریم ﷺ پر درود و سلام بھیجو۔"(۳۱)

اس آیت سے واضح ہو جاتا ہے کہ آپ ﷺ پر درود بھیجنا ہر کسی کے لیے ضروری ہے۔ نعت گو شعرا نے اپنے کلام میں درود و سلام کی عظمت کو بہت زیادہ بیان کیا ہے۔ حافظ لدھیانوی بھی اس روایت کی پاسداری احسن انداز میں کرتے ہیں اور وہ ہر دم آپ ﷺ پر درود و سلام کے نذرانے پیش کرتے ہیں۔

آسماں ہو کہ فرشِ خاکی ہو
ہر زبان پر ہے وردِ صلِ علیٰ(۳۲)

وہ کائنات کا محسن وہ ہادیٔ اعظم
سلام اس پہ ہزاروں درود لامحدود(۳۳)

عظمت ذکر مصطفیٰ:

اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب ﷺ کے ذکر کو وہ اولیت اور عظمت بخشی ہے جو کسی بھی دوسرے رسول کے حصے میں نہ آئی۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے ذکر کے ساتھ ساتھ اپنے محبوب ﷺ کے ذکر کو بھی لازم قرار دے دیا۔ حافظ لدھیانوی نے بھی اپنے کلام میں ذکر مصطفیٰ کی عظمت کو جابجا بیان کیا ہے:

توحید سے ہر قلب منور کیا تو نے
ہے پیکر اقدس ترا اللہ کی برہان(۳۴)

مداح اُس ذات گرمی کے ہیں سارے
انسان بھی ، حوریں بھی ، فرشتے بھی خدا بھی(۳۵)

معراج النبی ﷺ:

اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی ﷺ کو معراج نصیب کی یہ نبی کریم ﷺ کی عظمت کے پہلوؤں میں سے ایک پہلو ہے اور نبی کریم ﷺ کا ایک بڑا معجزہ ہے اور عقل انسانی سے ماورا ہے۔ اس ضمن میں امجد علی اعظمی لکھتے ہیں:

> ''حضور ﷺ کے خصائص سے معراج ہے کہ مسجد حرام سے مسجد اقصیٰ تک اور وہاں سے ساتوں آسمان اور کرسی و عرش تک بلکہ بالائے عرش رات کے ایک خفیف حصہ میں مع جسم تشریف لے گئے اور وہ قرب خاص حاصل ہوا کہ کسی بشر و ملک کو کبھی نہ حاصل ہوا۔''(۳۶)

حافظ لدھیانوی نے اس موضوع کو بھی اپنے کلام میں احسن انداز میں پیش کیا ہے:

شہِ کونین کے رازداں آپؐ ہیں
کوئی پہنچا نہیں ہے جہاں آپ ہیں(۳۷)

مقتدی سارے نبی تھے تیرے
ایسی تھی شانِ امامت تیری(۳۸)

معجزاتِ مصطفیٰ ﷺ:

معجزہ مافوق الفطرت ہوتا ہے جو کہ اللہ تعالیٰ اپنے نبیوں کو عطا کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اگر کسی نبی کو ایک معجزہ عطا کیا تو دوسرے نبی کو کوئی دوسرا معجزہ عطا کیا۔ لیکن جب اس کے اپنے محبوب کی بات آئی تو اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب ﷺ کو سراپا معجزہ بنا دیا۔ حافظ لدھیانوی کے کلام میں بھی معجزات نبوی ﷺ کا جابجا ذکر ملتا ہے۔ انھوں نے معجزات نبی ﷺ کو آپ ﷺ کی عظمت کا ایک نمایاں پہلو بنا کر پیش کیا۔

جو ہے رہنمائے عالم ہے وہ سیرتِ مطہر
تیرا نطق معجزہ ہے تیرا ہر عمل ہے قرآن(۳۹)

ہر ایک شے کے لبوں پر تیری شہادت ہے
ترے ہی سامنے تعظیم کو جھکے اشجار(۴۰)

سابقہ کتب میں ذکر مصطفیٰ ﷺ:

اللہ تعالیٰ نے جو امتیاز اپنے نبی کریم ﷺ کو دیا کسی دوسرے نبی کو نہیں دیا۔ یہ کیا کم اعزاز کی بات ہے کہ سابقہ کتب اور نبی آپ ﷺ کی آمد کی بشارت دے رہے ہیں۔ آپ ﷺ کی آمد کی بشارت کا تذکرہ حافظ لدھیانوی بھی اپنے کلام میں نمایاں طور پر کرتے ہیں:

ہیں تیری ذات کے وصاف انبیائے کرام
ہراک صحیفے میں کرتے ہیں برملا اظہار(۴۱)

ہر پیمبر ترا مبشر ہے
ہے تیری ذات ہادی اعظم(۴۲)

اللہ تعالیٰ قرآن پاک میں اپنے محبوب ﷺ کے بارے میں یوں بیان کرتا ہے:

"یاد کرو اس وقت میں اللہ تعالیٰ نے تمام انبیاء سے عہد لیا کہ جب میں تمہیں کتاب اور حکمت عطا کروں تو اس کے بعد میرا رسول آجائے تم سب اس پر ایمان لانا۔"(۴۳)

صادق اور امین:

نبی کریم ﷺ صادق اور امین ہیں۔ قرآن پاک اور احادیث میں اس کے جابجا اشارے ملتے ہیں۔ حافظ لدھیانوی نے اس موضوع کو بھی اپنے کلام میں احسن انداز میں بیان کیا ہے:

ہر اک زمان کے لیے درس ہے حیات تیری
صداقتوں کی ہے مظہر ہر ایک بات تیری(۴۴)

صداقت کا ہے پیکر ذات اُس کی
امانت کی اسی پر انتہا ہے(۴۵)

عدلِ مصطفیٰ ﷺ:

اللہ تعالیٰ نے آپؐ کو عالم کل کے لے عدل وانصاف کا پیکر بنا کر بھیجا ہے۔ محبوبِ خدا کے اسی وصف کی وجہ سے رحمت اللعالمین کا مقام و مرتبہ بہت زیادہ ہے۔ کفار اخلاقِ نبیؐ سے متاثر ہو کر

جوق در جوق اسلام قبول کرتے۔ سرورِ کونینؐ کے عدل و انصاف کی وجہ سے کس طرح سے وہ حجرے اسود کا نازک معاملہ احسن طریقے سے حل ہوا۔ اس طرح اور بھی متعدد مقامات پر رحمتِ حقؐ کے عدل و انصاف کی بے شمار مثالیں ملتی ہیں۔

قرآن پاک میں ہے کہ

"اور جب تم لوگوں میں فیصلہ کرنے لگو تو انصاف کے ساتھ فیصلہ کرو۔"(۴۶)

کتابِ ہدایت میں اور نبی حقؐ کی حیاتِ مبارکہ میں بے شمار مثالیں ملتی ہیں۔ عدل و انصاف سے معاشرے میں امن کا فروغ ہو گا۔ حافظ لدھیانوی نے خاتم الانبیاؐ کے عدل و انصاف کو جابجا اپنی شاعری کا موضوع بنایا ہے۔

سلام اس پر جو ہے سارے زمانے کے لیے ہادی
رگ و پے میں صدائے حق کی جس نے ہر دوڑا دی(۴۷)

عدل و انصاف کو توقیر ملی ہے ان سے
ثبت ہے لوحِ زمانہ پہ صداقت اُن کی(۴۸)

اختیاراتِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم:

خاتم رسلؐ جب اس دنیا میں تشریف لائے تو انسانیت کو سکون اور اطمینان ملا۔ وہ لوگ جو غیر تہذیب یافتہ تھے۔ ان کو تہذیب یافتہ بنا دیا۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل خاص سے رحمت عالمؐ کو بھی اپنا خاص فضل عطا فرمایا اور اسی فضل سے ہادی رحمتؐ لوگوں کو غنی کرتے تھے۔ کائنات کی ہر چیز پر حکمرانی اللہ تعالیٰ کی ہے لیکن وہ اپنے حبیبؐ کے صدقہ سے سب کو عطا کرتا ہے اور اس عطا کے اختیارات محمودؐ کو دیے ہیں۔ ارشاد ہے:

"اور جو کچھ تمہیں حبیب اللہ فرما دیں لے لو اور جس سے منع فرمائیں اس سے باز آجاؤ۔"(۴۹)

حافظ لدھیانوی نے جہاں مصطفیٰؐ کی حیات کو اپنی نعت کا موضوع بنایا وہاں پر نبی اُمّیؐ کے اختیارات کو بھی اپنے نعتیہ کلام میں منفرد طریقے میں پیش کیا ہے:

ہے امام المرسلین عالی جناب
تو نے ذرے کو بنایا آفتاب(۵۰)

خدا کے بعد ہے سب سے سخی دربار آقا کا
نہیں جود و سخا میں کوئی سرکار کا ثانی (۵۱)

اُمّی:

آپؐ اُمّی ہیں اور تمام علوم کسی سے بھی نہیں سیکھے تھے بلکہ اللہ رب العزت نے تمام علوم اپنی قدرتِ کاملہ سے رحمت اللعالمینؐ کو سیکھا دیے۔ مصطفیؐ کے علم کی وسعت بے انتہا ہے۔ قاسمؐ بے حساب ظاہری و باطنی علوم سے بہرور تھے جو کہ زندگی کے تمام شعبوں پر محیط ہیں۔ پاک کتاب میں اس کا ذکر یوں ملتا ہے:

''تم اللہ پر اس کے رسول ﷺ اُمّی پر ایمان لاؤ۔''(۵۲)

نورِ حقؐ کا یہ ایک بڑا معجزہ ہے کہ حبیبؐ نے اُمّی ہونے کے باوجود ایک بہترین قوم کی بنیاد ڈالی۔ محبوبِ کائناتؐ جہالت سے نکال کر پاکیزگی اور رفعت عطا کی اور ایک قلیل عرصہ میں اس قوم کو ایمان کی دولت دی یہ سب کچھ خدا نے جو حاشرؐ کو علم و دانش کی طاقت عطا کی تھی اس کی بدولت تھا۔ حافظ لدھیانوی نے اس موضوع پر بھی کثرت سے اشعار کہے۔

اے سید ہاشمی قریشی
محبوب خدا نبی اُمّی (۵۳)

لٹائے اُس نے حکمت کے خزانے سارے عالم میں
ہے اُس اُمّی لقب کے نطق کے محتاج دانائی (۵۴)

مثلِ مصطفیؐ:

شافع محشرؐ اس دنیا میں بے مثل ہیں۔ خدا کتابِ ہدیٰ میں جو فرماتے ہیں کہ نبی کریمؐ بشر ہیں۔ آپ ﷺ انسانوں سے ملتے جلتے ہیں لیکن حقیقت میں آپؐ کی صفات کے لحاظ سے کوئی دوسرا پیدا نہیں فرمایا اور یہی خصوصیات نورِ حقؐ کو دوسرے انسانوں سے ممتاز کرتی ہے۔ مرتضیٰؐ ظاہری شکل و صورت میں اور باطنی اوصاف میں سب سے اعلیٰ اور بے مثل ہیں۔ حافظ لدھیانوی نے نبی کریم ﷺ کے اس موضوع کو بھی اپنے کلام میں خوبصورت انداز میں پیش کیا ہے:

ہے اُس کے شہر طرب میں وہ بارشِ انوار
نہیں ہے سارے زمانے میں جس کی کوئی مثال(۵۵)

وہ بے مثل خالق کا ہے شاہکار
جو پیکر جہاں میں ہے وجہِ قرار(۵۶)

باعثِ تخلیقِ کائنات:

خاتم الانبیاءؐ خدا کے محبوب ترین بندے ہیں۔ یہ کائنات، شجر حجر، آسمان، زمین، آفتاب و ماہتاب، پھل پھول، چرند، پرند، جنگل، صحرا، پہاڑ، ندیاں، دریا، سمندر الغرض جو بھی ہے یہ سب کا سب احمدؐ کی وجہ سے تخلیق کیا گیا۔ اس ضمن میں مفتی منیب الرحمن لکھتے ہیں:

"اللہ تعالیٰ نے تخلیقِ کائنات سے پہلے نورِ محمدؐ کو پیدا فرمایا۔ دیگر انبیاء کرام و رسلِ عظام کی ارواحِ مبارکہ کی تخلیق اس کے بعد ہوئی۔"(۵۷)

حافظ لدھیانوی نے اس موضوع کو بھی محبت و عقیدت سے پیش کیا ہے:

ہے ذات تیری باعثِ تخلیق دو عالم
ہر شے پہ ترا لطف ہے اے خواجہ گیہاں(۵۸)

ہے ذات تیری باعث تخلیق دو عالم
کونین کے محبوب ہو شہکارِ خدا ہو(۵۹)

صنف نعت:

نعت وہ مقدس صنف سخن ہے جس کا تعلق آقائے دو جہاں، فخر رسل، احمد مجتبیٰ، محمد مصطفیٰؐ کی ذاتِ مقدس سے ہے۔ نبی مکرمؐ نے ارشاد فرمایا احسان رضی اللہ عنہ نعت کہتے ہیں تو روح الامین اس کی مدد فرماتے ہیں۔ اس سے ظاہر ہے کہ نعت پڑھنے، کہنے اور سننے کے ساتھ بہت سی برکات وابستہ ہیں۔ حافظ لدھیانوی نے صنف نعت کی برکت و فضیلت پر بہت سے اشعار کہے:

اشعار میں توصیف تری کیسے بیاں ہو
الفاظ مرے کب ہیں تری شان کے شایان(۶۰)

کیسے کہیں حضور سے ہم ماجرائے دل
پاسِ ادب سے آتی ہے لکنت زبان میں(۶۱)

وسیلہِ مصطفیؐ:

بے شک خدا نے اس دنیا کو آپؐ کے صدقہ سے پیدا فرمایا۔ خدا کو بہت زیادہ پسند ہے کہ اس کے محبوبؐ کا وسیلہ لے کر مانگا جائے۔ جب حضرت آدمؑ غلطی سے دوچار ہوئے تو ان کو معافی حبیبؐ کے وسیلہ سے ہوئی اور سب سے بڑی بات یہ کہ کفار احمدؐ کی نبوت سے پہلے مجتبیٰؐ کے وسیلہ سے جنگوں میں فتح طلب کرتے تھے۔ اس کو کتابِ ہدایت میں یوں بیان کیا:

''اے ہمارے رب نبی الامی کے طفیل فتح و نسرت عطا فرما۔''(۶۲)

شافع محشرؐ کے وسیلہ سے اپنے گناہوں کی بخشش طلب کرنا قرآن پاک کے عین مطابق ہے اور اُمّیؐ کے پردہ پوشی کے بعد بھی روضہ اقدس پر حاضر ہو کر اپنے گناہوں کی معافی مانگنا اور اپنی مغفرت چاہنا یہ بھی قرآن سے ثابت ہے۔ حافظ لدھیانوی نے ابتدا سے ہی اس موضوع کو اپنے کلام میں بیان کیا ہے وہ آپؐ کی ہستی کے صدقے اپنے غم کا مداوا چاہتے ہیں اور اپنے لیے آخرت میں بخشش کا سامان پیدا کرتے ہیں۔

وسیلے سے جنابِ مصطفیٰ کے
خدا سے جو بھی مانگا مل گیا ہے(۶۳)

میری بخشش کا وسیلہ ہو جائے
دل کو اس درجہ ہو چاہت تیری(۶۴)

جود و سخا:

رحمت دو عالمؐ سے بڑھ کر اس دنیا میں کوئی بھی سخی نہ تھا۔ مصطفیٰؐ کا درِ مبارک ہر وقت غریبوں کے لیے کھلا رہتا۔ ہر سوالی حبیب اللہ کے در سے خالی نہ جاتا تھا۔ حضرت جابر سے مروی ہے:

''کبھی بھی ایسا نہ ہوا کہ حبیبؐ سے کوئی چیز مانگی گئی ہو انہوں نے منع فرمایا ہو۔''(۶۵)

نبی کریمؐ کبھی بھی کسی چیز کو ذخیرہ نہ کرتے تھے جو کچھ آتا وہ اسی روز مفلسوں میں تقسیم کر دیتے تھے۔ سیرۃ طیبہ میں بیان ہے:

"ایک دفعہ رسول اللہ کے پاس سائل آیا۔ نبی اُمیؐ نے اسے بٹھا لیا کیونکہ مصطفیٰؐ کے پاس دینے کے لیے کچھ نہ تھا۔ اس کے بعد ایک اور سائل آیا۔ مجتبیٰؐ نے اسے بھی بٹھا لیا۔ اس کے بعد ایک اور آدمی آیا اس نے مرتضیٰؐ کو کچھ چاندی دی۔ قاسمؐ نے وہ چاندی ان کو دی اور کچھ اس میں سے بچ گئی۔ خاتم الانبیاؐ نے صدا بلند کی کہ کوئی اور ہے لینے والا تو کوئی بھی نہ تھا۔ چاندی کے بچ جانے پر حامدؐ پوری رات بے قراری میں رہے۔"(۶۶)

حبیب خالق اپنے خلق سخاوت، خلق جود و کرم میں بے مثال اور باکمال تھے۔ کوئی بھی متینؐ کے اس خلق کے ہمسر نہ تھا۔ اس ضمن میں محبوبؐ نے کبھی بھی لاَ کا لفظ نہ کہا۔ حافظ لدھیانوی نے آپؐ کی اس شان پر بھی بھرپور انداز میں کلام میں ترجمانی کی ہے۔

سائل در کو وہ دیتے ہیں طلب سے بڑھ کر
ہے عجب رنگِ عطا طرزِ سخاوت اُن کی(۶۷)

زمانہ اس کے درکار ہے بھکاری
وہ ایسا مرکزِ جود و سخا ہے(۶۸)

نورانیت مصطفیٰؐ:

رحمت اللعالمین سراپا نور ہیں اور آپؐ کی آمد کی وجہ سے دنیا میں جہالت کے اندھیرے دور ہو گئے اور کائنات کی ہر چیز مرتضیٰؐ کے نور سے روشنی پاتی ہے۔ حبیبِ خدا کی نورانیت کے بارے میں کتابِ ہدایت میں یوں بیان ہوا ہے:

"اے نبیؐ ہم نے آپؐ کو گواہی دینے والا بشارت دینے والا، ڈرانے والا، اللہ کی طرف بلانے والا اور روشن چراغ بنا کر بھیجا ہے۔"(۶۹)

رؤفؐ سراپا نور اور نورِ مجسم ہیں۔ نبی اُمّی ﷺ کی ولادت باسعادت سے دنیا سے جہالت اور کفر کے اندھیرے ختم ہو گئے اور دنیا کو ہدایت کا آفتاب میسر آ گیا اور عالم دنیا منور ہو گیا۔ قرآن پاک میں مجتبیٰؐ کی نورانیت کے بارے میں مزید ارشاد ہوتا ہے:

"یعنی بلاشبہ اللہ کی طرف سے تمہارے پاس نور آیا ہے۔"(۷۰)

حافظ لدھیانوی نے اس موضوع کو بھی اپنے کلام میں منفرد انداز اور کمال درجے سے بیان کیا ہے۔

مہر و مہ انجم ہیں ترے نور سے روشن
مداح ترے حسن کا ہے روئے نگاراں(۷۱)

مسلسل ہو رہی ہے بارشِ نور
زمانے میں اجالا ہو گیا ہے(۷۲)

اسی نفسا نفسی اور بے امنی کے دور میں جہاں ہر انسانیت وحشت اور درندگی کا شکار ہو چکی ہے اور انسان انسان کا قاتل محض دنیاوی فائدے کے لیے بنا ہوا ہے۔ غم سے نجات حیاتِ مجتبیٰؐ میں مضمر ہے۔ حافظ لدھیانوی ان تمام موضوعات کو اپنی شاعری میں بیان کیا ہے جو کہ دم توڑتی ہوئی انسانیت کے لیے مشعل راہ ہیں۔انہوں نے اس مادہ پرستانہ زندگی میں یہاں پر انسانیت گوناگوں مسائل کا شکار ہے۔ دلوں کی کھیتیاں ویراں اور خشک ہو چکی ہیں۔ عشق نبیؐ اور سیرتِ نبیؐ کی تقلید کی دعوت دیتے ہیں اور یوں وہ اپنے نعتیہ کلام سے دلوں کی اجڑتی بستیوں کو شاداب اور تروتازہ رکھنے کے لیے ہمہ وقت مصروف نظر آتے ہیں۔

حوالہ جات

۱۔ حفیظ تائب، اُردو نعت پر قرآنی اثرات، مشمولہ مجلہ اوج نعت نمبر، لاہور، گورنمنٹ کالج شاہدرہ، ۱۹۹۲ء، ص ۱۰۱

۲۔ حافظ لدھیانوی، یاصاحب الجمال، شرکت پرنٹنگ پریس، لاہور، ۱۹۹۰ء، ص ۵۳

۳۔ القرآن، سورۃ المائدہ، آیت ۳

۴۔ حافظ لدھیانوی، نشید حضوری، الحمرا آرٹ پرنٹرز، لاہور، ۱۴۰۰ھ، ص ۵۵

۵۔ حافظ لدھیانوی، آہنگ ثنا، شرکت پرنٹنگ پریس، لاہور، ۱۹۹۵ء، ص ۳۴

۶۔ القرآن، سورۃ الاحزاب، آیت ۴۰

۷۔ حافظ لدھیانوی، آہنگ ثنا، ص ۳۴

۸۔ شہباز حسن چشتی، معارف ختم نبوت وناموسِ رسالت، برق کیمونی کیشن، لاہور، ۲۰۱۷ء، ص ۱۰۱

۹۔ حافظ لدھیانوی، نشید حضوری، ص ۹۴

۱۰۔ حافظ لدھیانوی، آہنگ ثنا، ص ۳۴

۱۱۔ القرآن، سورۃ النساء، آیت ۱۷۴

۱۲۔ حافظ لدھیانوی، اعترافِ عجز، شرکت پرنٹنگ پریس، لاہور، ۱۹۹۶ء، ص ۱۵۳

۱۳۔ حافظ لدھیانوی، آہنگ ثنا، ص ۲۰

۱۴۔ حافظ لدھیانوی، اعترافِ عجز، ص ۱۳۱

۱۵۔ حافظ لدھیانوی، صل علی النبی ﷺ، شرکت پرنٹنگ پریس، لاہور، ۱۹۹۰ء، ص ۳۷

۱۶۔ حافظ لدھیانوی، یاصاحب الجمال، ص ۱۳۰

۱۷۔ حافظ لدھیانوی، آہنگ ثنا، ص ۱۰۸

۱۸۔ حافظ لدھیانوی، نشید حضوری، ص ۴۲

۱۹۔ حافظ لدھیانوی، اعترافِ عجز، ص ۱۳۶

۲۰۔ القرآن، سورۃ النساء، آیت ۶۴

۲۱۔ حافظ لدھیانوی، تائید جبریل، شرکت پرنٹنگ پریس، لاہور، س ن، ص ۱۲۲

۲۲۔ ایضاً، ص ۹۴

۲۳۔ شہباز حسین چشتی، معارف ختم نبوت وناموس رسالت، ص ۹۲

۲۴۔ حافظ لدھیانوی، یاصاحب الجمال، ص۵۷

۲۵۔ ایضاً، ص۴۷

۲۶۔ حافظ لدھیانوی، یاصاحب الجمال، ص۶۱

۲۷۔ حافظ لدھیانوی، صل علی النبی صلى الله عليه وسلم، ص۴۱

۲۸۔ القرآن، سورۃ الشوریٰ، آیت ۲۹

۲۹۔ حافظ لدھیانوی، صل علی النبی صلى الله عليه وسلم، ص۵۶

۳۰۔ حافظ لدھیانوی، نشید حضوری، ص۸۴

۳۱۔ القرآن، سورۃ الاحزاب، آیت ۵۶

۳۲۔ حافظ لدھیانوی، اعترافِ عجز، ص۱۳۸

۳۳۔ حافظ لدھیانوی، صل علی النبی صلى الله عليه وسلم، ص۵۷

۳۴۔ حافظ لدھیانوی، یاصاحب الجمال، ص۵۲

۳۵۔ حافظ لدھیانوی، نشید حضوری، ص۷۷

۳۶۔ امجد علی اعظمی، بہارِ شریعت، جلد اوّل، مکتبہ اعلیٰ حضرت، لاہور، ۲۰۰۴ء، ص۳۱

۳۷۔ حافظ لدھیانوی، یاصاحب الجمال، ص۱۲۰

۳۸۔ حافظ لدھیانوی، آہنگ ثنا، ص۴۱

۳۹۔ حافظ لدھیانوی، اعترافِ عجز، ص۱۵۱

۴۰۔ حافظ لدھیانوی، تائید جبریل، ص۶۷

۴۱۔ حافظ لدھیانوی، تائید جبریل، ص۶۸

۴۲۔ حافظ لدھیانوی، آہنگ ثنا، ص۳۶

۴۳۔ القرآن، سورۃ آل عمران، آیت ۸۱

۴۴۔ حافظ لدھیانوی، اعترافِ عجز، ص۸۶

۴۵۔ حافظ لدھیانوی، تائید جبریل، ص۳۱

۴۶۔ القرآن، سورۃ النساء، آیت ۵۸

۴۷۔ حافظ لدھیانوی، یاصاحب الجمال، ص۱۵۷

۴۸۔ ایضاً، ص۱۳۲

۴۹۔ القرآن، سورۃ الحشر، آیت ۹

۵۰۔ حافظ لدھیانوی، نشید حضوری، ص۶۵

۵۱۔ حافظ لدھیانوی، آہنگ ثنا، ص۱۶
۵۲۔ القرآن، سورۃ مریم، آیت ۴۱
۵۳۔ حافظ لدھیانوی، نشید حضوری، ص۶۳
۵۴۔ حافظ لدھیانوی، تائید جبریل، ص۸۰
۵۵۔ حافظ لدھیانوی، نشید حضوری، ص۶۰
۵۶۔ حافظ لدھیانوی، اعترافِ عجز، ص۲۰
۵۷۔ منیب الرحمٰن مفتی، تفہیم المسائل، جلد ششم، ضیاالقرآن پبلی کیشنز، لاہور، ۲۰۱۲ء، ص۲۷
۵۸۔ حافظ لدھیانوی، یاصاحب الجمال، ص۵۱
۵۹۔ حافظ لدھیانوی، تائید جبریل، ص۱۰۳
۶۰۔ حافظ لدھیانوی، یاصاحب الجمال، ص۵۵
۶۱۔ حافظ لدھیانوی، تائید جبریل، ص۱۰۵
۶۲۔ القرآن، سورہ محمد، آیت ۱۹
۶۳۔ حافظ لدھیانوی، آہنگ ثنا، ص۲۷
۶۴۔ ایضاً، ص۳۹
۶۵۔ حسین بن سعود البغوی، آنحضرت ﷺ کے فضائل و شمائل، بیت العلوم، لاہور، ص۴۵
۶۶۔ مولانا عبد المقتدر، سیرت طیبہ محمد رسول اللہ، تاجران کتب، لاہور، ۱۹۸۹ء، ص۲۶۲
۶۷۔ حافظ لدھیانوی، یاصاحب الجمال، ص۱۳۰
۶۸۔ حافظ لدھیانوی، تائید جبریل، ص۲۷
۶۹۔ القرآن، سورۃ الاحزاب، آیت ۴۵
۷۰۔ القرآن، سورۃ المائدہ، آیت ۱۵
۷۱۔ حافظ لدھیانوی، یاصاحب الجمال، ص۵۱
۷۲۔ حافظ لدھیانوی، تائید جبریل، ص۲۹